رَبُّنَا الرَّحْمَنُ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ الْخَلَائِقَ أَجْمَعِينَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! الرَّحمٰن اللہ تعالیٰ کا ایسا دلنشیں نام ہے کہ جسے سُنتے ہی دِلوں پر سکینہ طاری ہونے لگتا ہے، جس کے معانی میں غور و فکر کریں تو رُوح کے اندر تک چَین و سُکون سَرایت کرنے لگتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اِسی نام کے ذریعے اپنے بندوں کو اپنی پہچان کروائی ہے، چنانچہ اپنی کتاب میں فرمایا: ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾، "اور، تمھارا خدا ایک ہی خدا ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے".

اور اپنے اِسی نام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع میں دو مرتبہ ذکر فرمایا ہے، ارشاد فرمایا: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، "شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے، تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے".

تو میرے بھائیو! قرآن مجید کے شروع میں ہی ذِکرِ رَحمٰن کیونکر نہ ہوتا؟ جبکہ قرآنِ پاک خود ربِّ رحمن کی نازل کردہ کتاب ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، "یہ کلام اس ذات کی طرف سے نازل کیا جارہا ہے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے".

اور اس لیے نازل فرمایا تاکہ یہ قرآن تمام اِنسانوں کے لیے رحمت ہو، اور جس ذاتِ بابرکات پر نازل فرمایا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے تمام جہانوں کے لیے رَحمت بناکر بھیجا، اشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾، "اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بناکر بھیجا ہے".

میرے بھائیو! رَحمتِ خُداوَندی کی تَجَلّیات کا مُشاہدہ کرنا ہو تو دیکھیے کہ کیسے اُس رحیم ذات نے زَمین میں ہمارے لیے اَسبابِ زندگی مُہیّا فرمادے ہیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾، "کیا تُم نے نہیں دیکھا کہ اَللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمھارے کام میں لگا رکھی ہیں، اور وہ کشتیاں بھی جو اُس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں؟ اور اُس نے آسمان کو اِس طرح تھام رکھا ہے کہ وہ اُس کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گِر سکتا، حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرنے والا، بڑا مہربان ہے".

تو اے ہمارے پاک پروردگار! تُو کتنا رَحیم و کَریم ہے، تیری رحمت پوری کائنات کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے، ساری مخلوقات پر تیری رحمت سایہ فگَن ہے، تیرا قول حَقّ و سَچ ہے، تیرا ہی فرمان ہے: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾، "اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے".

اے ربِّ رحمٰن! تیرے بَرگُزیدہ اَنبیاء و رُسُل تیری رحمت سے وابَستہ رہے، اُسکی طلب میں تیرے حضور اُمید لگائے دَستِ دُعا بُلند کیے رَکھے، چُنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اِن اَلفاظ کے ساتھ دُعا فرمائی، ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾، "میرے پروردگار! میری اور میرے بھائی کی مغفرت فرمادے، اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کردے، تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے"، حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کلمات کے ساتھ دستِ سَوال بلند فرمایا: ﴿وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ﴾، "اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالیجیے"، اور تیرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دعاء کے ذریعے تُجھ سے اپنی امید کا اظہار فرمایا، «اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ»، "اے اللہ! مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے تیرے سوا ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کردے".

اے ربِّ رحمٰن، تو پاک ذات ہے! ساری مخلوقات اپنے اپنے حال و اَنداز میں تیری رحمت کی سَوالی ہے: ﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا﴾، "اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے".

اے اللہ! تُو اپنے بندوں کو گُناہوں میں مُبتلا دیکھ کر بھی اَپنی شانِ سَتّاری سے اُن پر پردہ ڈال دیتا ہے، تیری رحمت جوش میں آتی ہے تو سارے گُناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، حتیٰ کہ تو نے اَپنے عرش پر یہ لکھ دیا: «إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي»، "میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے".

اور قرآن میں تُو نے یہ نِدا لگائی: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾، "اے میرے وہ بندو ! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کردیتا ہے، یقینا وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے".

تو میرے بھائیو! وہ پاک پروردگار کتنا عظیم ہے! اُسکی رحمت کتنی بے شمار و بے حساب ہے! جس نے اپنی عطاؤں سے ہمیں نوازنے کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول رکھے ہیں، اپنے کرم و سَخاء کے اَسباب ہر سُو پھیلا دیے ہیں، چنانچہ یہ ارشاد فرمایا: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾، "اور تمھارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا".

میرے بھائیو! آپ اُس سے دعا کرتے ہیں تو وہ آپکی دعا قبول فرماتا ہے، آپکی مناجات سنتا ہے، آپکے شَکِستہ دِلوں کو اپنی رحمت سے جوڑ دیتا ہے، ﴿وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾، "وہ سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے".

اے عبادِ رحمٰن! ذرا سوچیے، کتنی ہی بار اُس کریم ذات نے اپنی نعمتوں سے نواز کر آپ کو خوشیوں سے سرشار کر دیا، کتنی ہی دفعہ آپکی آنکھوں سے اُس وقت خوشی کے آنسو اُمڈ آئے؛ جب اُس نے آپکو تنگیوں و مشکلات سے نکالا، اور کتنی ہی مرتبہ آپکے دل کو غم واَلَم سے نجات دے کر سُکون و اطمینان بخشا، یہ سب اللہ کا فضل وکرم ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا﴾، "لیکن یہ تو تمھارے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے، حقیقت یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو فضل ہو رہا ہے وہ بڑا عظیم ہے". لہٰذا اُسکی رحمت ہی کی ایک صورت ہے کہ وہ مصیبتوں اور پریشانیوں کے بعد اپنی عطاؤں، نعمتوں اور راحتوں سے نوازتا ہے، اور اپنے اِس فرمان سے اپنے بندوں کا حوصلہ بڑھاتا ہے: ﴿سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾، "کوئی مشکل ہو تو اللہ اُسکے بعد کوئی آسانی بھی پیدا کر دے گا".

تو میرے بھائیو! غم نہ کرو، خوف نہ کھاؤ، آپ ایسے آسمان تلے موجود ہیں جہاں سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور آپ تو اُس رحمن کے بندے ہیں جو آپکے دِلوں کو اطمینان بخشتا ہے، آپکے سارے رَنج واَلَم دور فرماتا ہے، آپکو بیماری سے شفاء عطا فرماتا ہے، آپ سے کچھ لے لیتا ہے تو

اِس لیے؛ تاکہ آپکو مزید دے، آپ سے کچھ روک لیتا ہے تو اِس لیے؛ تاکہ آپکو مزید عطا کرے، ایک دروازہ بند کرتا ہے تو اس لیے؛ تاکہ آپکے لیے کئ دروازے کھول دے، ﴿إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾، "حقیقت یہ ہے کہ تمھارا پروردگار بہت شفیق، بڑا مہربان ہے".

میرے بھائیو! آپ تو اُس ربِّ رحمن کے بندے ہیں، جو آپکے کاموں کو پایۂِ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دیتا ہے، آپکے لیے اپنی ذمہ داریاں نِبھانا آسان فرمادیتا ہے، آپکے تمام اُمور کی بہترین و کامل اَنداز میں ایسی تدبیر فرماتا ہے جو آپکے شایانِ شان سب سے اَفضل اور سب سے زیادہ مناسب ہو، تو اگر کبھی کوئی مشکل آپکو گھیر لے تو پریشان نہ ہوں، بلکہ اپنے رب کی بے پایاں رحمت پر بھروسہ رکھیں،

اور یہ بات یاد رکھیں کہ ہر تکلیف پر آپکے لیے اَجر و ثواب کا وعدہ ہے، ہر آزمائش پر آپکے لیے نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور ہر غم و پریشانی میں صبر کرنے پر آپکو اَجرِ عظیم سے نوازا جاتا ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: «مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشَّوْكَةُ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عنه بِهَا خَطِيئَةٌ»، "مومن پر جو کوئی بھی مصیبت آتی ہے، حتیٰ کہ وہ کانٹا بھی جو اُسے چبھتا ہے تو اللہ اس کے بدلے بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، یا اس کی وجہ سے اس کی کوئی غلطی معاف کر دی جاتی ہے"، ﴿رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾، "تاکہ تمھارے رب کی طرف سے رحمت کا معاملہ ہو، یقیناً وہی ہے جو ہر بات سننے والا، ہر چیز جاننے

والا ہے".﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. أَمَّا بَعْدُ:

عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان! دنیا میں جسقدر بھی آپکو رحمت خداوندی کے مَظاہر نظر آرہے ہیں وہ سب رب تعالیٰ کی رحمتِ واسعہ کے سو حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ»، "اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے"، لہذا جو بندہ بھی یہ چاہے کہ وہ رب تعالیٰ کی رحمتوں سے سرفراز ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ دوسروں پر رحم کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ»، "رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا".

تو میرے بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ رحمت و شفقت کی بنیاد پر معاملہ کِیا کریں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾، "اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے اُن کے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ، اور یہ دعا کرو کہ: یارب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے".

اسی طرح اپنی اِزدِواجی زندگی کو اپنے شریکِ حیات کے ساتھ محبت ورحمت کے جذبات کے ذریعے خوشنما بنائیں، اللہ تعالی کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے:

﴿وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾، "اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے". چنانچہ اگر محبت باقی نہ بھی رہے تو رحمت کا مادّہ ضرور باقی رہ جاتا ہے، اسی لیے حضرت عمر فاروق رضِی اللہ عنہ نے ایسے شخص کو جو اپنی بیوی سے محبت نہ رکھنے کے باعث اُسے طلاق دینا چاہتا تھا فرمایا: "لَيْسَ كُلُّ الْبُيُوتِ تُبْنَى عَلَى الْحُبِّ"، "سب گھر محبت ہی کی بنیاد پر قائم نہیں ہوتے"، یعنی اگر محبت نہ رہے تو دلوں میں رحمت کا جذبہ کارفرما رہتا ہے.

برادرانِ اسلام! ہمارے بچے سب سے زیادہ ہمارے پیار و محبت کے حقدار ہیں، حضرت اَنس رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ»، "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد سے محبت کرنے والا نہیں دیکھا".

تو میرے بھائیو! رحمت کو اپنے معاشرے کی، اور اپنے تمام تر اَعمال و اَفعال کی نُمایاں خصوصیت بنائیں، اپنی اولاد کی اس پر تربیت کریں، اور دعاء کے ذریعے رب تعالی کی رحمتوں کے دَرپے رَہیے، جیسا کہ اَنبیاء کرام علیہم السلام کا عمل مبارک تھا، اور عبادات و نیکیوں کی کثرت کریں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾، "یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے"، ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾، "اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی فرمانبرداری کرو، تاکہ تمھارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کیا جائے".

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾، "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحمت ہو". ﴿وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾، "یقین رکھو، اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے".

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ارْحَمْنَا رَحْمَةً تُغْنِينَا وَتَكْفِينَا.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ رَحِمْتَهُ، وَشَرَحْتَ صَدْرَهُ، وَيَسَّرْتَ أَمْرَهُ، وَغَفَرْتَ ذَنْبَهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَفِيمَا بَيْنَنَا مُتَرَاحِمِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ أَمْوَاتَنَا يَا رَحْمَنُ، وَعَامِلْهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْإِحْسَانِ، وَامْلَأْ قُبُورَهُمْ رَحْمَةً، وَاجْعَلْ حِسَابَهُمْ رَحْمَةً، وَثَقِّلْ مَوَازِينَهُمْ بِرَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ بِمِنَّتِكَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخَ زَايِد، وَالشَّيخَ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ يَا وَاسِعَ الرَّحْمَةِ، وَيَا عَظِيمَ الْمِنَّةِ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ.

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.